رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۲۴

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں٭

تواریخ

تواریخ کلیسیا	۸ ر
تواریخ مذہب	۸ ر
تواریخ روم	۸ ر
تواریخ مصر	۸ ر
تواریخ یونان	۸ ر
مرقع روس	۸ ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ ر
حیات پولوس	۴ ر
حیات داؤد	۸ ر
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو	۳ ر

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ ر
تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو	۳ ر و ۶ ر
دولتِ لازوال اُردو	۳ ر ۵ ر ۸ ر
دولتِ لازوال رومن اُردو	۸ ر
عزت بیمثال اُردو	۳ ر ۵ ر ۸ ر
" رومن اُردو	۸ ر
حالات جاپان	۲ ر و ۶ ر
شریف بیبیاں	۳ ر و ۶ ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ ر و ۶ ر گورمکھی	۱ ر
سیر ہند	عہ ر
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ ر
سورج پرکاش	۴ ر و ۶ ر مجلد ۱۲ ر

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ ر
سمپردائے	۳ ر و ۵ ر
ویدوں کی تعلیم	۱۰ ر
وشنو کے دس اوتار	۲ ر
ویدک تصنیفات	۱۰ ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۲ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۲ پائی
پرستش حیوانات	۱ پائی
تیرتھ	۲ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار	"

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ ر
خدائے اسلام	۲ ر
ینابیع القرآن	۳ ر
الکفارہ	۰ ر

بائیبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۱۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینا بیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۱۴ر
تواریخ محمدی	۱۴ر
تعلیم محمدی	۱۴ر
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	″
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	″
حضرت محمدؐ	″
انجیل شریف کی صحت و درستی	″
اسماءِ الٰہی	″
خدا کے دس حکم	″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	″
مسیح یا محمد	″
نماز	″
سچا اسلام	″
قرآن	″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	″
یسوع مسیح	″
سورہ فاتحہ	″
ہمارا شافع کون ہے	″

اثمار شیریں	۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	″
انصاف کا دِن	″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول	۴ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۳ر
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	″
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب	۱ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۲ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
″ ″ ″ پنجابی اُردو حروف	″
″ ″ ″ رومن اُردو	″
″ ″ ″ گورمکھی	″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر
″ مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر
″ لوقا کی انجیل پر ″	۱ر
″ یوحنا کی انجیل پر ″	۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۸ر
حل مشکلات حصہ اول	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۸ر
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۴ر
راہِ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہبِ رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر	۱۲ر
القابِ مسیح	۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر
ابن حور اُردو ۸ر ـ طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریقِ دعا	۴ر
شعاعِ نور حصہ اول و دویم	۵ر
طیطس یا رفیق صلیب	۸ر

نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

میجر مور ۶۶ ویں پنجابی پلٹن میں دوم مقرر ہوئے ہیں -

ہز ہائنس مہاراجہ پٹنہ (سی - آئی) کے ایک دختر پیدا ہوئی ہے - مبارک -

جنرل سر اوسور گریگ ۴ ماہ حال سے ریٹائر ہوتے ہیں - اور لفٹننٹ جنرل سر جے - نکسن اسی دن سے انکی جگہ مقرر ہو گئے ہیں -

بنک آف بنگال و بنک آف بمبئی کے نرخ ۵ سے ۴ فیصدی کم کئے گئے ہیں -

شملے میں بھاری بارش ہوئی - بدھ کی رات سے لے کر جمعرات کی دوپہر تک ہوتی رہی - اور چھوٹی برسات شروع ہو گئی ہے -

ہز اکسیلنسی لارڈ و لیڈی ہارڈنگ ڈن جمعہ کے روز اڈانلمنڈیل پہونچ گئے ہیں -

مہاراجہ بنارس ۹ ماہ حال کو شملے سے سیر فرما کر روانہ ہو گئے ہیں -

مہاراجہ پٹنہ جولائی کے آخر سے ۶ ماہ کے لئے یورپ کو تشریف لے جاتے ہیں - ہز ہائنس کے ساتھ کپتان سیکناب بھی جاوینگے -

مہاراجہ بھرتپور ولنگٹن کالج کے نزدیک اپنی رہائشگاہ میں ہیں - جہاں کہ ہز ہائنس ۲ برس تک تعلیم حاصل کرینگے - مہاراجہ کے ساتھ میجر ای - ایچ سیوٹ سرپرست ہیں -

تواریخ ہند کا میڈل جو کہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی طرف سے تھا - اس سال سینٹ کالج کے ایچ ڈبلیو بیک کو عطا ہوا ہے -

جنرل جان گستواس ہالیڈے جو کہ ہندوستانی فوج کے پرانے افسر ہیں - اپنا ۹۲ واں جنم دن ۹ مئی کو منایا -

وہ ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوئے - اور انڈیل ایسٹ انڈیا کمپنی میں ۱۸۳۹ء میں ۱۲ ویں مدراس فوج میں ہوئے - پھر وہ فوج کو چھوڑ کر سول کی نوکری میں چلے گئے جہاں کہ اُن کو لفٹنٹ کرنل کا خطاب عطا ہوا - اس کے بعد پھر وہ سول کو چھوڑ کر فوج کی کمان کے لئے گئے -

کپتان جے - آر - ڈولو مجسٹریٹ چھاؤنی برکپور ابھی تک پریذیڈنسی جنرل ہسپتال میں بیمار ہیں -

شملہ میں پولو ٹورنمنٹ کل کے طوفان اور بادلوں کی گرگڑی کی وجہ سے ملتوی کیا گیا ہے

لنڈن کے ایک سرکاری افسر کانگو کو روانہ ہونے والے ہیں - پادری بوسکل کو رد کئے جانے کی وجہ پوچھینگے -

ایک ہوائی جہاز ساؤتھامپٹن میں گرا کمانڈر راس اور لفٹننٹ کریسول مارے گئے -

واشنگٹن سے جنرل سر جان ہملٹن انگلینڈ کو روانہ ہو گئے - انگلینڈ کی بہت تعریف کرتے ہیں -

مسٹر ہنکھرسٹ نے ایک ایسا مکان کرایہ پر لیا ہے جس میں سے بکنگھم محل پر اچھی طرح نظر پڑ سکتی ہے - مسز ندکور کی اس حرکت نے تو پولیس کا دم ناک میں کر رکھا ہے - دن رات چوکسی کرنی پڑتی ہے - محل میں فوج زیادہ کر دی گئی ہے - خوف اور ہراس ہر ایک جانب پھیل رہی ہے -

تار برقیات

۳ جون اٹاوہ۔ کامنس نے ایک تمیزابل پاس کیا ہے کہ امپرس آف آئرلینڈ جہاز کی تباہی کے دریافت کے لئے ایک کمیشن مقرر کی جاوے۔ اور اُس نے ۹ ماہ حال کو اپنا کام شروع کردیا ہے۔

۳ جون کیوبک۔ چند اور لاشیں بھی ملی ہیں کل ۱۴۲ لاشیں دریافت کی گئی ہیں۔ سب سے بعد کی خبر ہے کہ ۱۰۲۴ مر گئے۔ جیکہ ۳۶ مسافر اول درجے میں، ۴۸ دوم درجے میں ۱۳۲ جہاز کے پچھلے حصے میں اور ۲۳۳ ملاح بچ گئے۔

لاشوں کی تصویریں اتارنے میں بڑی احتیاط کی گئی ہے۔ کہ آگے کو اُن کے رشتے دار لاشوں کو قبر دفنوں کو پہچان سکیں۔ مسٹر ارونگ کی پہچان نہ ہوئی اور ایسی غلطیاں اور بھی کئی ہوئیں۔

۳ جون کیوبک۔ امپرس آف آئرلینڈ جہاز کے مقتولوں کا جنازہ ۴ ماہ حال کو دس بجے ہوا کینیڈین پیسفک کمپنی نے امپرس آف آئرلینڈ کے فنڈ میں ۰۰۰ پونڈ دیئے ہیں۔ اور سر ٹامس شاف نسی نے ۰۰۰ پونڈ۔

اخبار بیان کرتے ہیں کہ مسٹر رسی کیپٹن چپس کی ہمشیرہ امپرس آئرلینڈ کے حادثے میں تباہ ہوگئیں۔

۳ جون ڈورینرو۔ باغیوں نے کروجا پر حملہ کیا ہے۔ نمک حلال افسروں اور ۳۵ اور فرانسیسی سواروں نے جو کہ فوج لے کر گئے تھے۔ تھوڑا سا مقابلہ کر کے قلعے میں واپس آگئے اور وہاں پھر گھیرے گئے۔ باغیوں نے پانی بند کردیا۔ اور تب اجازت دی کہ افسر اور ۲۰ سوار قلعے سے چلے جاویں۔ یہ ڈورینرو میں بغیر کسی تکلیف کے پہونچ گئے۔

۳ جون برلن۔ امیر البحر کیپل بحری اٹمد سکریٹری مقرر ہوئے ہیں۔

۳ جون ہینکاؤ۔ چین نے ۰۰۰۰ ۲ ٹیلس (ملک چین کے سکّے) ادا کئے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے ایک نارویے کے مشنری کو مار ڈالا تھا۔

۳ جون لنڈن۔ ہز مجسٹی بادشاہ جارج نے اپنا جنم دن بکنگھم محل میں منایا۔ ہز مجسٹی کے پاس دنیا کے بہت سے حصّوں سے مبارکبادی کے پیغام موصول ہوئے۔ اُس دن خاص بات یہ ہوئی کہ ۰۰۰ ۵ چٹھیاں ہز مجسٹی کے پاس آئیں جو کہ بچوں نے ہز مجسٹی کی مبارکبادی میں بھیجی تھیں۔ اُس رات ایک کھانا بھی ہوا تھا۔ سرکاری جنم دن ۲۲ ماہ حال کو منایا جائیگا اور خطاب کی فہرست ۲۱ ماہ حال کو شایع ہوگی ✣

۳ جون لنڈن الہ آباد۔ پائنیر بیسنگ افسوس کرتا ہے۔ کہ لنڈن سے خبر ہے کہ سر ڈگلس سٹریٹ نازک حالت میں ہیں۔

۳ جون شملہ۔ کل رات وائسریگل لاج میں کھانا ہوا اور ۲۵۰ مہمان مدعو تھے۔

کل ہز اکسیلنسی وایسرائے انیسن ڈیل میں ہارس شو میں حاضر تھے۔ اور خاتمے پر انعام تقسیم کئے۔

ہز ہائنس مہاراجہ الور وائسریگل لاج سے تشریف لے گئے ہیں۔

۳ جون شملہ۔ آر۔ آئی۔ ایم۔ ایس ہارڈنگ جنگ وِنگ ٹاؤن سے کراچی کو ۲۹ ماہ حال کو چل پڑا ہے۔ اور ذیل کی فوجیں اس میں ہیں ۱۲۴ویں بلوچی ۱۱ برٹش افسر ۱۶ ہندوستانی ۳ سب اسسٹنٹ سرجن ۷۶۹ آگے اور پیچھے والے اور ۷۶ جو اُن کے پیچھے رہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

۴ جون کلکتہ۔ مسٹر فرانسس ہیو سٹوارٹ سی آئی ای میسرز گلیڈسٹون وائیلی اینڈ کمپنی کے لیجسلیٹو کونسل بنگال کے ایڈیشنل ممبر انتخاب ہوئے ہیں۔

۵ جون لنڈن۔ ہز مجسٹی بادشاہ جارج پنجم نے اُن بچوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہز مجسٹی کی سالگرہ پر مبارکبادی کے خطوط بھیجے تھے۔

سنہری موقعہ

ناظرین نورافشاں ہندوسائکلوپیڈیا اب چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ جو امید ہے کہ آخر جون میں آپ صاحبان کے مبارک ہاتھوں میں پہونچ جائیگا جلد درخواستیں بھیجکر رعایتی قیمت (للعہ) سے فایدہ اُٹھاویں۔ ورنہ شایع ہونے کے بعد بلا محصول ڈاک ہوگا۔ پھر آپ کو افسوس ہوگا۔ رسالہ چھپنے سے پیشتر جس طرح پر آپ کی مرضی ہو سہولیت سے قیمت ادا کرسکتے ہیں۔

ضروری:۔ ہندوسائکلوپیڈیا کے متعلق تمام خط و کتابت آیندہ پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر منیجر سائیکلوپیڈیا ... نورافشاں لدھیانہ

ایڈیٹوریل نوٹس

قابل توجہ گورنمنٹ

یہ امر تو کسی سے مخفی نہیں ہے کہ سرکار انگلشیہ کا سایہ آج ہندوستان کے لئے خواہ کسی پہلو سے دیکھا جائے نہایت ہی بابرکت اور فیض رساں ہے آج فقیر کبیر ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ رعایا خوش اور خرم ہے۔ سرکار کی بدولت غریب غربا اپنی من مانی مرادیں پاتے ہیں۔ سرکار انگلشیہ کی ایک صفت نہایت وزندار اور قابل قدر ہے کہ اس کے راج میں سب پر یکساں نظر کی جاتی ہے۔ کسی کی طرفداری کرنا اس کا اصول نہیں ہے۔ بلکہ سب کا سب کو حق دینا اس کی سلطنت کا ایک بڑا بھاری اصول ہے علاوہ ازیں ان امور کو سرکار نے نہ صرف اصولاً ہی قائم رکھا ہے۔ بلکہ عملاً کر کے دکھا دیا ہے جس کی بہت سی مثالیں آج پبلک کی نظروں میں موجود ہیں اور اس کے فیضان سے کسی کو انکار نہیں ہے قانون انتقال اراضی نے ساہوکاران سے زمینداروں کو بے در و بے خانماں ہونے سے بچا لیا۔ قانون آبادی جدید جاری کرنے سے غربا کی پرورش اور خبر گیری میں اور زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ ہندو مسلمانوں اور دیگر اقوام کو زمینیں دے کر ان کو بھوکوں مرنے سے بچا لیا ہے۔ مگر ایسی مہربان گورنمنٹ سے مانگنا ضروری ہے۔ جنہوں نے مانگا ہے۔ انہوں نے پا بھی لیا ہے۔ ہم ہندوستانی مسیحی جن کی خستہ اور پریشان حالی سے ہماری سرکار دولتمدار ناواقف نہیں ہے ہندوستان میں آج ایک قوم ہے جو اس مہربانی کی منتظر ہے۔ کہ سرکار اپنے دست کرم سے اس کو بھی بار میں زمین عطا کر کے ہلاک ہو جانے سے روک لے۔ جیسے کہ بے سر و سامان اور بے دست و پا ہندوستانی مسیحی ہیں ویسے ہندوستان میں شاید ہی کوئی قوم قابل رحم ہوگی۔

لہٰذا ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ ۲۰ مارچ کے پنجاب گزٹ میں جو نوٹس بابت زمین بار کے شائع ہوا تھا کہ پرورش اسپاں و خچراں وغیرہ کی غرض پر لوگوں کو زمین عطا کی جائے گی۔ اور کاشتکاروں سے اس کی قیمت کا روپیہ آسان قسطوں میں وصول کر کے ان کو حق زمینداری عنایت کر دیا جاوے گا۔ جس کی میعاد زیادہ سے زیادہ تیس سال تک ہوگی اب اس میں سے یا کسی اور طریق سے جیسا کہ سرکار کی مرضی ہو اور ہمارا اس میں فائدہ ہو ہم ہندوستانی مسیحیوں کو بھی زمین عطا کی جائے۔ کیونکہ ہم تمام ہندوستانی مسیحیوں کی ترقی اور بہبودی اسی بات پر مبنی ہے کہ ہم بھی دیگر اپنے ہموطنوں کی اراضی کے مالک اور کاشتکار ہوں۔ ہمارے ذرائع معاش بہت ہی محدود اور تنگ ہیں۔ پس ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے بادب ملتجی ہیں کہ ہماری تکالیف کی طرف بھی شاہانہ الطاف سے نظر عنایت کی جائے۔ اور ہم کو بھی ایسے وقت میں یاد فرما کر موقعہ شکرگزاری کا دیں تاکہ ہماری مصیبتیں دور ہوں اور ہم سرکار کے فیضان سے مستفیض ہو کر سرکار انگلشیہ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں حال سے بھی زیادہ یاد کرتے رہیں۔

اونٹ کے کوہان کا فلسفہ

اس صانع بے چون و چرا اور خالق بے مثل نے دنیا کی ہر شے کی ترکیب میں خواہ وہ انسان ہو یا حیوان نباتات ہو یا جمادات ایسی ایسی خاص ترکیب اور شکل اور اعضا اور خواص رکھے ہیں جو اس کی ہستی اور آسائش اور بیرونی نمائش کے لئے نہایت ہی ضروری اور مفید ہیں۔ مثلاً افریقہ کے ہاتھیوں کے بڑے لمبے لمبے دانت ہوتے ہیں جو ان کو کدال کا کام دیتے ہیں جن سے درختوں کی جڑیں کھود لیا کرتے ہیں جن کو کھا کر وہ گذران کرتے ہیں۔ اسی طرح اونٹ کی لمبی سی گردن رکھدی ہے۔ تاکہ اونچے اونچے درختوں کے پتے نوچ کھسوٹ کر کھا لیا کرے۔ اور اس کی بہت لمبی لمبی ٹانگیں اور گول تھالی نما پیر بنا دیئے ہیں تاکہ ریگستان میں چلنے اور سواری کا کام دے سکے۔ وہاں اس کی سواری کے بجائے تمام قسم کی حیوانی سواریاں ناکارہ ہیں۔ اسی لئے اس کو ریگستان کا جہاز کہا گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس کے کوہان کا کیا فائدہ ہے؟ وہ اس کو کیوں عطا کیا گیا ہے؟ فطرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ایسے جانور بھی موجود ہیں جن کو ایک خاص موسم میں فاقہ کشی کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس موسم میں ان کے لئے خوراک موجود نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ تلاش خوراک کے لئے تگ و دو کر سکتے ہیں۔ مثلاً سانپ۔ گرگٹ چھپکلی۔ سانڈے وغیرہ جو دیگر موسموں میں تو خوراک ملتی رہتی ہے۔ اور وہ خوب کھا کھا کر موٹے ہو جاتے ہیں۔ مگر جاڑے کے دنوں میں اپنے اپنے بلوں اور آشیانوں میں بے حس و حرکت پڑے رہتے ہیں اور اسی چربی پر گذارہ کرتے رہتے ہیں

جو اُنہوں نے دیگر موسموں میں اپنے بدنوں کے اندر جمع کر رکھی ہوتی ہے۔ اسی طرح اونٹ بھی ہے جو ایسے ملک کا باشندہ ہے جہاں بارش مطلق ہی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اس خالق نے اپنی دانائی سے اس کی پیٹھ پر چربی کا ایک ڈھیر رکھدیا ہے جو اس کے ایسے وقت کام آئے جبکہ پانی اُسے نہیں مل سکتا۔ اور یہ ذخیرہ خدا نے اپنی دانائی سے اس کی پیٹھ پر رکھدیا ہے۔ تاکہ بہ آسانی لے جا سکے۔ اگر بجائے پیٹھ کے اس کی ٹانگوں میں یہ ذخیرہ رکھ دیا جاتا تو اُس کی تیز رفتاری بالکل نہ رہتی۔ کیونکہ اُس کی تیز رفتاری ہی پیاس کی عین تشنگی کا انحصار ہے اور ظاہر ہے کہ انسان نے اونٹ کے اس کوہان کو بہت ترقی دی ہے۔ تاکہ جب کاروان ریگستان میں ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان تک لمبے لمبے سفر میں تو وہ پیاس کی کما حقہ برداشت کر سکے۔ کیونکہ ایسے مقامات میں اس ”ریگستانی جہاز“ کے لئے پانی بہت نایاب ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ایک عام حقیقت ہے کہ ریگستانی سوداگر کبھی بھی لمبے لمبے سفر کا خیال نہیں کیا کرتے۔ اگر اُن کے اونٹوں کی پیٹھوں پر چربی کا یہ بڑا اور کافی ذخیرہ نہ ہو۔ اور اکثر ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ ریگستانی ممالک کے سخت اور طویل سفر کے بعد اونٹ کا کوہان قریباً معدوم ہو جاتا ہے۔

کانشنس یا نُورِ قلب ۔ لفظ اول انگریزی زبان کا ہے۔ اور لفظ ثانی عربی زبان کا مگر فارسی ترکیب کے ساتھ۔ ایک کے معنی ہے علم فی النفس یا وہ علم جو انسان کی ذات اور ہستی کے ساتھ ہی پیدا ہوا ہے۔ اور اس سے وہ قوت ذہنی مراد ہے جو انسان کے اندر ذاتی اور طبعی طور پر خالق کی جانب سے ڈالدی گئی ہے۔ اور جس کا کام نیکی بدی اور اُن کے متعلقہ نتائج کے درمیان امتیاز کرنا اور ایک سے چسپیدگی اور دوسری سے کنارہ کشی کرنے کا حکم کرنا ہے۔ اس کا دوسرا نام نورِ قلب ہے یعنی وہ نُور یا روشنی جو انسان کے دل کے اندر اُس کے ساتھ ہی اس میں آیا ہے۔ جس نُور میں انسان نیکی بدی اور متعلقہ نتائج کو انسان پر واضح و لائح کر دیتا۔ اور اس طرح اپنی ہدایت پر عمل کئے جانے کے واسطے اِنکار کرتا ہے۔ یہ انسان کے اخلاقی چال چلن کا بیرق یا معیار ہے۔ یہ دل کی گہری باتوں کو تلاش کر اور جان لیتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں عقل کی مشعل ہے اور درست اور غلط۔ نیک و بد تحسین اور ہجو کے سارے عمیق امور کو منکشف کر دیتا ہے نورِ قلب یا کانشنس کی اپیل خدا کے قانون سے ہوتی ہے۔ اور اُسی کے اختیار اور حکومت کے آگے وہ تعظیماً سرنگوں ہوتا ہے۔

کانشنس یا نُورِ قلب کو گھڑی سے اور قانونِ الٰہی کو آفتاب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور گھڑی اسی وقت درست ہوتی ہے۔ اُس کا وقت سورج کے وقت کے عین برابر ہوتا ہے یہی حال اس نورِ قلب یا کانشنس کا ہے۔ یہ اُسی وقت سب سے اعلیٰ متجسس اور متفحص ہوتا ہے۔ جب وہ احکام الٰہی کے محاذی اور برابر ہوتا ہے۔ نورِ الٰہی کے بغیر نورِ قلب ایسا ہے جیسا کہ گھڑی کا ڈائل جس پر سورج کی روشنی نہ پڑتی ہو۔ خدا کا کلام انسان کے نورِ قلب کو روشن اور منور کرتا ہے۔ جس طرح چاند میں سورج سے روشنی آتی ہے اسی طرح نورِ قلب میں نورِ الٰہی کا انعکاس ہوتا ہے جس طرح سورج یا چاند کا عکس پانی یا آئینہ پر پڑتا ہے۔ اور پھر اُس سے پلٹ کر روشنی کسی دیوار پر پڑتی ہے۔ اسی طرح نورِ الٰہی کا عکس نورِ قلب پر پڑتا اور پھر اس سے منعکس ہو کر انسان کی عقل میں آتا اور ساری قوتوں کو روشن اور خوشنما بنا دیتا ہے۔ نورِ الٰہی اور نورِ قلب میں ذاتی اور فطری رشتہ ہے۔ مگر جہالت یا ضد سے وہ رشتہ قطع ہو جاتا ہے۔ اور تب نورِ قلب تاریکیٔ قلب سے متبدل ہو جاتا ہے۔ جب کانشنس یا ضمیر جسمانی شہوات اور رغبتہا اور خواہشات سے ترغیب پذیر ہو کر اُن کے سامنے اُن کے آرام کے اندر سو جاتی ہے۔ تب صدائے الٰہی یا دوسرے الفاظ میں کلامِ الٰہی اُس کو جگاتا ہے اور بیدار کرتا ہے۔ ”خدا کا کلام زندہ اور موثر اور دو دھاری تلوار سے تیز تر ہے۔ جو جان اور روح سے گذر کر بند بند اور گودے گودے کو الگ کر دیتا ہے۔ اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو دریافت کر لیتا ہے۔“

ضرورت

۴/۳

چرچ مشن مڈل اسکول غازی آباد ضلع میرٹھ کے لئے ایک مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے۔ سائل انٹرنس پاس یا میٹرک یا ایس ایل سی ہونا چاہئے۔ تنخواہ پچیس روپیہ سے ۲۷ روپیہ تک کرایہ مکان ۳ روپیہ۔

درخواستیں ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام معہ اسناد آنی چاہئیں۔



خدا کے کلام کے فوائد

کلام الٰہی یعنی بائبل مقدس دنیا میں ایک ایسی کتاب ہے جس کے پڑھنے یا سننے سے اور اُس کی ہدایات کے مطابق چلنے سے وہ فوائد مل سکتے جو انسان کی ضمیر کے تقاضوں کو پورا اور انسان کے دل کو تسلی بخش سکتے ہیں۔ اُس کے مطابق عمل کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔ مسیح پر ایمان لانا ہی وہ فعل ہے۔ جس کے ذریعہ انسان بہبودیٔ دارین حاصل کر سکتا ہے۔ خدا کے کلام کے پڑھنے یا سننے سے گنہگار اپنے گناہوں سے قایل ہو کر دل کی تبدیلی حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ اُس کے ذریعہ سے پاکیزگی اور تسلی پا سکتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے۔ تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے تیار ہو جائے۔" (۲ تمیتھیس ۳: ۱۶ اور ۱۷) یہاں الہامی صحیفہ کی نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ اس صورت میں کہ اوّل کلام الٰہی سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ دوم اس فائدہ کا نتیجہ کیا ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ انسان پہلے تعلیم پائے۔ قایل ہو جائے۔ اُس کی اصلاح ہو اور راستبازی میں تربیت پائے۔ اس طرح تربیت پا کر آدمی مردِ خدا بنجاتا ہے۔ اس کے بعد وہ کامل بنتا ہے۔ اور نیک کام کے لئے تیار رہتا ہے۔ روحانی اور اخلاقی کمالیت اور مستعدی اسی وقت انسان میں آتی ہے۔ جبکہ وہ پہلے خدا اور اپنی بابت کہ خدا کیا ہے؟ اور میں کیا ہوں؟ اور میرا تعلق خدا کے ساتھ کیا ہے؟ ان اُمور کی وہ تعلیم پائے جب وہ ان امور کی تعلیم پائیگا اور یہ جان لیگا کہ خدا خالق ہے۔ اور حاکم ہے۔ میں اُس کا مخلوق اور محکوم ہوں۔ میرا فرض ہے کہ میں اُس کی ہر وقت تعظیم اور فرمانبرداری اور عبادت کروں۔ اور وہ یہ بھی جان لے اور سمجھنے کے قابل ہو جائے کہ میں ہی ایک گنہگار ہوں۔ جو فرائض میں نے خدا کے ادا کرنے تھے۔ وہ میں نے نہیں کئے تو وہ اصلاح کا طالب اور اصلاح پذیر ہو۔ دل سے اپنی بُری اور گنہگار حالت کو جان کر اُسے ترک کرے اور سچائی کا آرزومند ہو۔ اور کوشش اور محنت کرے اور خدا سے دعا مانگے کہ یا الٰہی میری طبیعت اور ارادوں اور قوتوں میں اصلاح ہو۔ اور میں نیک بنجاؤں۔ اور پھر کلام میں لکھی ہوئی راستبازی کی تربیت پائے روز روز اُس پر کاربند ہو اُس کی نیت اور ارادہ اور عمل کا میلان اور شوق اس راستبازی کی طرف ہو اُس سے شغف اور چسپیدگی رکھے اور اپنے کاموں کے ذریعہ سے اُس کا اظہار کرے اور اس پر مشق کرے تب وہ "مردِ خدا" بن جائیگا۔ مردِ دنیا و نفس نہ رہیگا۔ اُس کا تعلق دنیا و مافیہا سے ہٹ کر خدا کے ساتھ ہو جائے گا۔ دنیا کی رغبتیں اُس میں سے خارج ہو جائینگی۔ الٰہی جذبات اور اشتیاق اُس میں اشغال کی صورت پکڑ لینگے۔ الٰہی اوصاف اُس میں نظر آنے لگیں گے۔ اور وہ مردِ خدا ہوگا اور مردِ خدا کہلائیگا اور کامل بنیگا۔ کمالیت کی اُس میں یہ علامت ہوگی کہ وہ "ہر ایک نیک کام کے لئے تیار" رہیگا۔ بُرے کام کے لئے جس سے برائی لیکے ہرگز تیار نہ ہوگا کسی کا نقصان کرنے کے لئے ہر گز مستعد نہ ہوگا۔ کیونکہ کسی کا نقصان کرنا خواہ وہ کسی طرح سے ہی کیوں نہ کیا جائے بُرا ہے کسی کا نقصان کرنا الٰہی صفت نہیں۔ اسلئے وہ مردِ خدا نہیں ہو سکتا جو ہمیشہ لوگوں کی برائی یا نقصان کرنے کے درپے ہو۔ یہ مردِ خدا کی نشانی ہے۔ جو شخص کسی نہ کسی طرح لوگوں کا بُرا کرتا ہے۔ وہ مردِ خدا نہیں کہلا سکتا۔ وہ کمالیت کو نہیں پہونچتا۔ اور یوں وہ ہر ایک نیک کام کے لئے تیار نہیں رہتا۔ وہ بُرے کام ہی کرتا رہتا ہے۔ کسی شاعر نے سچ کہا ہے۔

جو بُرا ہے وہ ہرگز بھولتا پھلتا نہیں۔
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھی شمشیر کا

پس انسان "مردِ خدا" اور "کامل" اور "ہر ایک نیک کام کے لئے تیار" اسی وقت ہوتا ہے جب وہ اُس "صحیفہ" سے جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم پاتا۔ قایل ہوتا۔ اصلاح پذیر ہوتا۔ اور راستبازی میں تربیت پاتا رہتا ہے۔ یہ فائدہ صرف خدا کے الہامی کلام کا ہے کسی اور کے کلام میں یہ تاثیر نہیں ہے۔

انجیل پر ایمان لانے کے فوائد

انسانی طبیعت اور ضمیر اس امر کی مقتضی ہیں کہ جو چیز بُری یا جس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اُس کو آدمی رد اور ترک کر دیتا ہے۔ اور جو چیز اچھی اور مفید ہوتی ہے اُسے پسند اور قبول کر لیتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک چیز بادی النظر میں اچھی نہ معلوم ہوتی ہو۔ اور انسان اس کو رد کر کے نقصان اُٹھائے۔ یا دوسری چیز جو ظاہر میں اچھی پسندیدہ ہو مگر اصل میں بُری اور بد نتائج پیدا کرنے والی ہو۔ اور آدمی اُس کو پسند اور قبول کر لے۔ ایسی صورت میں انسان کو لازم ہے۔ کہ وہ اس اصول متعارفہ پر کاربند ہو کہ سب چیزوں کو پرکھو اور بہتر کو اختیار کرو۔" اور خداوند یسوع مسیح کے اس قول کو ہمیشہ مدِنظر رکھے کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔" پس اسی اصول کو مدِنظر رکھ کر ہم آج انجیل مقدس کو پرکھیں۔ اور دیکھیں کہ وہ کیسی ہے۔ اُس کو قبول کرنے سے ہم کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں تو مرقومہ ذیل حقیقتیں ہماری نظروں کے

سامنے آجاتی ہیں۔

(۱) انجیل پر ایمان لانے سے انسان کے اندر اطمینان اور خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ان تین ہزار آدمیوں کی بابت لکھا ہے۔ جنہوں نے پنتیکوست کے دن بپتسمہ پایا تھا۔ اور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دعا مانگنے میں مشغول رہے۔" (اعمال ۲: ۴۲) اور حبشی خوجہ کی بابت لکھا ہے کہ جب وہ پانی میں سے نکل کر اوپر آئے تو خداوند کا روح فلپس کو اٹھا لے گیا اور خوجے نے اُسے پھر نہ دیکھا۔ کیونکہ خوشی کرتا ہوا اپنی راہ چلا گیا (اعمال ۸: ۳۹) اور جب کرنیلیس اور اُس کے رفقا نے انجیل کو قبول کیا تو اطمینان اور خوشی حاصل کی۔ (دیکھو اعمال ۱۰: ۴۴ سے ۴۸) اور جب پسدیہ کی انطاکیہ میں غیر قوموں نے کلام سنا اور اُسے قبول کیا تو وہ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور خدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے (اعمال ۱۳: ۴۸) ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ انجیل کو قبول کرنے سے انسان کے اندر کیسی خوشی اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ خدا کی طرف سے جو انسان کے اندر خوف اور لرزہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا حاکم ہے اور میں محکوم ہوں۔ اور کہ میں نے اُس کی فرمانبرداری نہیں کی۔ وہ مجھے سزا دے گا۔ کیونکہ میں سزا کا مستوجب ہوں۔ وہ انجیل پر ایمان لانے سے دور ہو جاتا اور خدا کی طرف سے اطمینان ہو جاتا ہے۔ اور ایسا مطمئن شخص خدا کے جلال کی اُمید اور اُس کی محبت اور مہربانی پر فخر کرتا ہے۔

(۲) انجیل پر ایمان لانے سے انسان کو خدا کے لے پالک فرزند بننے کی روح یعنی طبیعت ملتی ہے۔ وہ خدا کا فرزند بنجاتا ہے۔ اور اس کے حقوق میں شریک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تم سب اُس ایمان کے وسیلہ سے جو یسوع مسیح میں ہے خدا کے فرزند ہو۔" (گلتی ۳: ۲۶) اور یوحنا رسول فرماتا ہے "لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا۔" (یوحنا ۱: ۱۲) یعنی مسیح پر ایمان لانے سے انسان کا تعلق خدا کے ساتھ جو پہلے حاکم و محکوم عادل اور مجرم کا ہوتا ہے۔ وہ بدلکر باپ اور بیٹے کا سا تعلق ہو جاتا ہے۔ انسان خاندان خدا کا ایک ممبر اور شریک بھی ایسا عزیز اور معزز اور پیارا جیسے بیٹا۔ اور جب خدا کے بیٹے بنے تو مسیح کے ساتھ اُس کے وارث یعنی آسمان کی بادشاہت اور اُس کی تمام نعمتوں اور خوشیوں کے وارث بھی بنجاتے ہیں (گلتی ۴: ۷)

(۳) جو انجیل پر ایمان لاتا ہے۔ اُس میں خدا کی محبت پیدا ہو جاتی ہے یعنی وہ شخص جو ایمان لایا ہے خدا کے ساتھ محبت کرنے لگ پڑتا ہے۔ یہ خیال کرکے کہ اُس نے ہم سے محبت کی "ہم اس سے محبت کرتے ہیں کہ پہلے اُس نے ہم سے محبت کی۔" (۱ یوحنا ۴: ۱۹) کیونکہ وہ خدا کی اُس محبت کو دیکھتا ہے۔ جو اُس نے بنی نوع انسان کے ساتھ کی۔ "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۳: ۱۶)

(۴) جو انجیل پر ایمان لاتا ہے۔ وہ خدا کی بے غرض اور پر محبت فرمانبرداری کرتا ہے۔ انجیل سے باہر جو فرمانبرداری انسان کرتا ہے وہ خدا کو سزا دینے والا حاکم تصور کر کے کرتا ہے۔ اور سزا کے خوف سے کرتا ہے۔ نہ کہ محبت سے۔ مگر جب آدمی انجیل پر ایمان لاتا ہے تو اُس کی فرمانبرداری نہ تو بہشت کی لالچ سے اور نہ ہی دوزخ کے خوف سے بلکہ خالص محبت کے سبب سے کرتا ہے کہ خدا نے مجھ گنہگار کے ساتھ ایسی محبت کی اور میرے ساتھ مہربانی سے سلوک کیا جس کا میں مستحق نہ تھا۔ یہ فرمانبرداری نہ صرف محبت کی اور خوشی کی اور بے غرض ہے۔ بلکہ شکرگزاری اور احسانمندی سے بھری ہوئی ہوتی ہے پس انجیل پر ایمان لانا نہایت ہی ضروری اور مفید ہے یہ ایمان باثمر ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ انجیل پر ایمان رکھے بغیر انسان مطمئن و خوش نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی خدا سے محبت رکھ سکتا ہے۔ اور جو شخص خدا سے محبت رکھتا ہے۔ وہ خدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتا ہے۔ اور ہر دو جہان میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

کیا تعلیم اصلاح قوم کے لئے کافی ہے؟

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ قوم کی اخلاقی اصلاح کے لئے تعلیم نہ صرف ضروری ہی ہے۔ بلکہ یہ اس بد اخلاقی کی مرض کے لئے جو کسی قوم یا ملک کو لگی ہوئی ہے۔ اکسیر اعظم ہے۔ مگر آج ہمارے تجربہ اور مشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے۔ اور آئے دن بڑے زور سے ثابت ہو رہا ہے۔ اور اہل عقل بدیں امر کے قائل ہو گئے ہیں کہ علم کی زیادتی یعنی عالمگیر تعلیم کے ذریعے جہالت کا ازالہ ہو جانا اُن اخلاقی امراض کا کافی اور کامل مانعہ نہیں ہے جن میں قوم مبتلا ہے در اصل تعلیم اپنے اُس معنی میں جو ہم روزمرہ استعمال کرتے ہیں اُن کا علاج ہرگز نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پبلک مدارس روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں ہائی سکول دن بدن زیادہ ہو رہے ہیں بے علمی کی اوسط یا تناسب سال بسال گھٹتا جا رہا ہے۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے جرائم روز بروز بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ طبائع ہر روز بگڑے ہی ہو رہے ہیں۔ محبت دینداری اعتماد و خوش خلقی کا لحظہ بلحظہ تنزل ہی ہو رہا ہے۔ آہ! یہ کیسی بری حالت ہے!! یہ امر کیسا ہی قابل غور اور خوض ہے!!! مذکورہ بالا



اصول جو عوام الناس کے دلنشین ہے کیسا غلط اور غلط ہی نہیں بلکہ مضر ثابت ہو رہا ہے جو تعلیم خدا کے خوف اور اُس کی فرمانبرداری کا اور باہمی محبت کا ارتباط کا سبق نہیں دیتی۔ اور دل کو صاف اور مرضی کو خدا کی مرضی کے ماتحت نہیں بنا دیتی وہ اصل تعلیم کہلانے کے لائق ہی نہیں ہے سلیمان پیغمبر فرماتے ہیں کہ "خدا کا خوف دانائی کا شروع ہے" یہی ہر ایک کامیاب زندگی کی بنیاد اور نیو ہے۔ بغیر اس تعلیم کے کل تعلیم ناقص ہیں۔

معرفت آلہی

معرفت آلہی کوئی ذہنی زکاوت یا ہنرمندی نہیں ہے جس سے کہ اسرار آلہی کھل یا سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور نہ تحقیقات اور دریافتوں کا وہ خزانہ ہے جس کو منطق کے ہتھیار ل اور راز داروں نے دریافت کیا ہو۔ منطق سے انسان علم آلہی بنا سکتا ہے۔ مگر اس سے حقیقی اور اصلی نصیب وستیاب نہیں ہو سکتا۔ دماغی نتایج اور روحانی تجربات دو بالکل متفرق امور ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بذریعہ عقل تاریخی مسیح کے بارے میں بہت سے علوم اور واقفیتوں کے ذخائر کے انبار لگا دیئے جا سکیں مگر محض عقل زندہ مسیح کا کچھ بھی پتہ ہمیں نہیں دے سکتی ہم مسیح کی تاریخ کی بابت بھی جانتے ہیں۔ اور اور زیادہ جاننا چاہتے ہیں۔ مگر رفاقت اور اتحاد ہم اُسی مسیح کے ساتھ پیدا کرنا چاہتے ہیں جو ایمان کا موضوع ہے۔ کیونکہ ایمان ذہنی فیصلہ سے بڑھکر ہی ہے۔ بلکہ اس فیصلہ کا عملدر آمد ہے۔ یہ نہایت ہی قابل یاد امر ہے کہ ایمان کی اصل غائت حرکت کرنا ہے یعنی مرضی کا مقدس خداوند کی جانب حرکت کرنا ہے۔ ایمان وہ عمل ہے جس کے ذریعہ آدمی اپنی زندگی کو اُس خدا کے سپرد کر دیتا ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعے ظاہر ہوا ہے۔ اور ایمانی زندگی وہ زندگی ہے کہ آدمی سپردگی کے اُس مذکورہ بالا عمل کو روزمرہ عملی صورت میں لاتا رہے تا وقتیکہ بار بار کے اعمال سے ہمارا وطیرہ بن جاوے۔ اور زندگی کی ہر ایک پسندیدگی اور استرضا پر خدا کی خوشنودی اور خوف کی مہر لگی ہو۔

بغیر میرے تم کچھ نہیں کر سکتے

جب ہمارا خداوند یسوع مسیح آسمان پر جانے کو تیار تھا تو اُس نے اپنی کلیسیا سے وعدہ کیا کہ دیکھو میں دنیا کے آخر ہونے تک ہر روز تمھارے ساتھ ہوں۔ اور اُس نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ میں باپ کی طرف سے ایک تسلی دینے والا یعنی روح القدس بھیجونگا۔ جو دنیا کو اُن کے گناہوں سے قایل کرکے اُن کو میرے پاس لائیگا۔ وہ تمھاری ہدایت کریگا۔ اور تمہیں میری ساری باتیں بتائے گا۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ کیا اُس کا یہ وعدہ پورا ہو گیا ہے؟ اور کیا یہ وعدہ اور اُس کی تکمیل انجیلی بشارت کے لئے کافی ہے؟ کیا ہم اس وعدہ کو سچا سمجھتے ہیں؟ ہاں بیشک سچا ہے۔ اور روح القدس بشارتی کیا ہر ایک دینی دنیاوی کاموں کے لئے کافی سے بھی زیادہ ہے ہمارا سارا دارومدار اُسی کی ہدایت اور استعانت پر ہے۔ اُس کے سامنے ساری باتیں اور تمام دیگر دنیاوی وسائل جو منادی کے کاموں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ بے سود ہیں۔ جو دنیاوی طریقے اور سامان آج بشارت انجیل کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔ وہ سب اس بات کی دلیل ہیں کہ روح القدس کی امداد اور ہدایت کام کے لئے کافی نہیں ہیں اور یہ روح القدس کی بےعزتی ہے ہمارا یہ یقین مذکورہ بالا باطل اور لایعنی ثابت ہوتا ہے۔ رسولوں کے دنوں میں جبکہ اس قدر کثرت سے مسیحی جماعتیں اور کلیسیائیں قایم ہو رہی تھیں۔ وہ سامان اور طریقے ہرگز استعمال نہ ہوتے تھے جو آج مستعمل ہوتے ہیں۔ اور پھر بھی ویسے نتایج ظہور میں نہیں آتے جیسے اُس وقت پیدا ہوتے تھے۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ یہی کہ روح القدس کی امداد اور ہدایات سے یہ کام نہیں ہوتا۔ یا کم از کم اُس کی تاثیرات آج پورے طور پر بشارتی کام میں اپنا کام نہیں کرتیں۔ خود غرضی اور خود پرستی اس کام میں بکثرت پائی جاتی ہے اسی وجہ سے وہ نتایج نہیں نکلتے جو اُن دنوں میں نکلا کرتے تھے۔

مسیح کے قاتلوں کی موت

خدا کی پروردگاری کا ایک عجیب اور اٹل قانون یہ ہے۔ کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی"۔ جو جس کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اُسی میں گرتا ہے۔ اس کا ثبوت تواریخ میں موجود ہے۔ اور غالباً ہر شخص کا تجربہ اور مشاہدہ اس کا موید ہے یہی اصول پروردگاری مسیح کی مصلوبیت کے واقعہ میں اپنا عمل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ جنہوں نے مسیح کو قتل کرنے کا منصوبہ باندھا۔ اور کوششیں کیں اُن سب کا خسته حال ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلی مثال یہوداہ اسکریوتی کی ہے جس نے ایک بے گناہ کی بے گناہی کا بخوبی قایل ہو کر مارے شرمندگی کے مایوسی سے اپنے آپ کو پھانسی دے دی اُس کے ایک سال بعد کیافا سردار کاہن اپنی کہانت کے عہدے سے معزول ہوا۔ ہیرودیس کو قیصر روم نے تخت پر سے گرا دیا۔ اور بڑی بےعزتی کیساتھ

جلاوطن کردیا اور رسوائی میں فوت ہوا۔ مسیح کی مصلوبیت کے تھوڑے ہی دنوں بعد پنطوس پلاطوس اپنے عہدے سے خارج کئے جاکر جلاوطن کردیا گیا۔ جہاں وہ نہایت دکھ کی رسوائی اور مصیبتیں جھیلتا ہوا اپنے دن بسر کرتا رہا۔ اور آخرکار خودکشی کرکے مرگیا۔ اناس کا گھر ایک پل میں برباد ہوگیا اور اُس کا بیٹا یروشلم کے کوچوں میں گھسیٹا گیا۔ اور پھر اُس کو چابک لگائے گئے اور آخرکار قتل کرڈالا گیا۔

رومیوں نے پہلے تو یروشلم کا محاصرہ کیا۔ اور پھر اُس کو آگ لگادی۔ اُس کے باشندے عموماً سولی پر چڑھائے اور اس طرح مارے گئے۔ یوسیفس مؤرخ کہتا ہے کہ صلیبیں اس قدر کھڑی کی گئی تھیں جیسے کہ جنگل میں درخت ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی لوگوں کو پھانسی دینے کیلئے کافی نہ تھیں۔ ایک کو اتارنے کے بعد دوسرے کو صلیب دینے کی نوبت پہنچی۔

یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ خدا ضرور اپنے بندوں کے خون کا مطالبہ دنیا سے کرتا ہے اور جو لوگ اُن کے خون میں شریک ہوتے ہیں وہ بالفرور اپنے بد نتائج کو بھگتتے ہیں۔ خدا عادل ہے اور اُس کی عدالت سے کسی کو رستگاری نہیں ہے۔ وہ زمانہ کیسا جاں گداز ہوگا جس میں یہہ واقعات معرض ظہور میں آرہے تھے۔ کیا جانیں لوگوں کے دلوں پر جو ان واقعات کو دیکھ رہے تھے کیا گذری ہوگی مسیح کے قاتل اسقدر بےعزتی اور رسوائی سے اس جہاں سے کوچ کرگئے کہ دنیا کی تاریخ میں آکی اس حالت پر مہر کردیگئی ہے۔ اور عبرت کے لئے دنیا کے سامنے موجود ہے۔

مراسلات

مکالمہ

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۶ء اور ۶ جون

کچھ دن گذرے کہ لودیانہ شہر کے چند نوجوانوں نے مجھے کوتوالی گرجہ گھر پر آکر کہا کہ آپ ہمارے اُن شبہات کی مرافعت کیا کریں جو ہم کو مسیحی مذہب پر ہیں میں نے ہرچند عذر کیا کہ مجھے فرصت نہیں آپ لوگ کسی مسیحی منادکی طرف جو یہاں پر آکر منادی کیا کرتے ہیں رجوع ہوں مگر انہوں نے ایک نہ مانی۔ اس بات پر زور دیا کہ آپ ہی آیا کریں۔ چار ناچار میں نے کہا کہ اچھا ہر سنیچر کی شام کے ۶ بجے سے ۷ بجے تک میں آیا کرونگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ کے اعتراض مسیحی مذہب کے اُن مسائل پر ہوں جو آپ کے عقائد کا جزو نہ ہوں مشترک مسائل پر کوئی سوال سُنا نہ جائیگا۔ اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں صرف مسیحی مذہب کی طرف سے آپ کی تسلی کرونگا اور کوئی اعتراض آپ کے مذہب پر نہ کرونگا۔ اور تب تک جواب دیتا جاؤں گا جبتک کوئی معقول اعتراض اس مسئلہ پر بند نہ ہوجاوے۔ اور یہہ نوجوان قرآن کے معتقد تھے۔

اگلے سنیچر کے روز وقت مقررہ پر میں گرجہ پر حاضر ہوا۔ اور وہ نوجوان بھی حاضر ہوئے۔ اُن میں سے ایک کا نام غلام حیدر اور دوسرے کا نام یسین تھا اور ایک آریہ نوجوان بھی ہمراہ تھا جس کا نام مجھے معلوم نہیں۔ غلام حیدر نے مجھ سے سوال کیا۔

کہ آپ ہمیں یسوع مسیح کے صاحب الوہیت ہونیکا مسئلہ سمجھائیے؟

میں نے جواب میں کہا کہ الوہیت مسیح کا مسئلہ ہمارے اعتقادکی آہی توحید کے اصول کی ایک فرع ہے۔ ہمارے عقیدہ میں خداکی وحدانیت کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا باعتبار ذات کے واحد مانا جاتا ہے۔ کسی اور اعتبار سے نہیں اور ہم اسے متکلم مانتے ہیں اور اُس کے کلام کو غیرمخلوق یقین کرتے ہیں اور اُس کے غیرمخلوق ماننے کی یہ وجہ ہے کہ ہم ذات آہی کو محل مخلوق یقین نہیں کرتے اور نہ کرسکتے ہیں اور نہ غیرذات باری کو مساوی ذات باری مان سکتے ہیں

اس وقت میرے ذہن میں کلمۃ اللہ کی بابت یہ بات بھی تھی کہ ہم کلمۃ اللہ کو ہمارے علم کی آواز اور حروف سے منزہ مانتے ہیں وہ صرف ذات باری کے معانی کا نام ہے جس کا عالم ذات باری یسوع مسیح کی بشریت ہے۔ مگر دوران گفتگو میں یہ بات نہیں کہی گئی۔

ہم مانتے ہیں کہ خداکی ذات کا غیرمخلوق کلمۃ اللہ یسوع مسیح کی بشریت میں جو معجزانہ طور سے پیدا ہوئی مجسم ہوا۔ اور مجسم ہونے کا یہ مطلب مانتے ہیں کہ خداکی ذات کا کلمۃ اللہ یسوع ناصری کی بشریت کے علم کا معلوم ہوگیا۔ یہ معلوم یسوع ناصری کی بشریت کے عمل میں ایسے معانی بن گیا جو ذات باری کے علم میں تھا۔ اور وہ معانی انسانیت کل پر ذات الٰہی کے انکشاف واظہار کے تھے اس لئے ہم کلمۃ اللہ کو مظہر اللہ مانتے ہیں۔

کلمۃ اللہ جو ذات باری کے معانی کا نام ہے یسوع مسیح کی کل انسانیت اُس کے لئے بمنزلہ ایک

لفظ ہوگئی جس لفظ میں ذات باری کے وہ کل معانی آگئے جو انسانیت کلی کے علم و عرفان کو لازم تھے۔ مگر یسوع مسیح کی بشریت کے لفظ نے ہرگز ذات باری کے معانی کو ایسے طور سے محدود و مسدود نہیں کردیا کہ وہ معانی ذات باری کے خارج میں ظہور کے مانع ہوگئے۔ غلام حیدر کے سوال کا جواب ختم ہوا۔

اس پر مسٹر ٹیبین نے مجھ سے سوال کیا کہ جناب تجسم کلام کے مسئلہ کو دلیل عقلی سے سمجھایئے۔ چونکہ وقت ہوچکا تھا آنے والے سنیچر پر جواب ملتوی کیا گیا۔

چھٹی جون ۱۹۱۴ء سنیچر کے روز ہمارے مخاطب دیگر اصحاب فہم کے ساتھ پھر کوتوالی کے گرجہ گھر پر حاضر آئے۔ اور بندہ بھی جا حاضر ہوا۔ اور میں نے اپنا جواب سنانا شروع کیا مسٹر ٹیبین میرا مخاطب تھا میں نے جواب سنایا کہ کلمۃ اللہ جو ذات باری کے معانی ہے خدا کی اعلیٰ خلقت کے درمیان معلوم ہووے۔ نہ صرف خود معلوم ہووے بلکہ اعلیٰ خلقت پر معانی ذات باری کو ظاہر کرے تاکہ خدا کی اعلیٰ خلقت اپنے علم و عقاید و عمل سے الٰہی ذات کا ادب بجا لاسکے۔ اس کی اطاعت و عبادت سے اس تمام دولت کو پاسکے جو الٰہی نجات کے علم و عقاید و عمل پر منحصر ہے۔ اور اس عذاب و کلفت سے آزاد رہ سکے۔ جو الٰہی ذات کے معانی کی لاعلمی و جہالت اور بدعقیدت و بدعملی کو لازم ہیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو تو ذات باری اور اس کے کل معانی خدا کی اعلیٰ خلقت کے لئے بے سود و بے مقصود ہوجاتے ہیں بنی آدم کے لئے اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات و ہستی بے معنا ہوجاتی ہے۔ درحالیکہ انسانی تعقل اس کے معنی پر غور کرتی ہے۔

پس تقاضا عقلی کے موافق کلمۃ اللہ کا تجسم یسوع ناصری کی بشریت میں ہوا۔ یعنے ذات باری کے کل معانی یسوع ناصری کی بشریت کے علم کا معلوم ہوگئے یوں وہ عبد اللّٰہ نما ہوگیا (اس وقت میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ خدا کی تمام خلقت اللہ نمائی کرتی ہے۔ مگر جو اللہ نمائی یسوع ناصری کی بشریت کرتی ہے وہ انسان کے لئے اکمل ہے۔ مگر دوران گفتگو میں یہ بات بیان نہیں کی گئی)

مسٹر ٹیبین نے پھر سوال کیا کہ آپ صفات آلہیہ کو ذات باری کا عین مانتے ہیں یا غیر؟ میں نے جواب دیا کہ میں صفات باری کو ذات باری کا ان معانی پر عین مانتا ہوں کہ ہمارے لئے صفات باری میں امتیاز عالمانہ و عاقلانہ قائم رہتا ہے۔

پھر سوال کیا کہ صفت کلمۃ اللہ خدا کی ذات کا عین ٹھہری۔ جب کلمۃ اللہ مجسم ہوا تو خدا کی ذات مجسم ہوئی۔ تو یسوع مسیح میں کلمۃ اللہ کے مجسم ہونے کا کیا امتیاز رہا؟

جواب دیا گیا کہ ہم مسیحی خدا کی واحد ذات میں باپ بیٹے۔ روح القدس کا امتیاز مانتے ہیں یہ امتیاز کلمۃ اللہ کے تجسم میں بھی قائم رہا۔

بنی نوع انسان کو کسی ہستی کی ذات و ماہیت کا علم باعتبار ذات و ماہیت کے نہیں بلکہ باعتبار صفات کے ہوتا ہے۔ کلمۃ اللہ رسائل کے الفاظ میں جواب خدا کی صفت ذاتی و عین ہے۔ جو جامع جمیع صفات باری ہے۔ یسوع مسیح کی بشریت نے اپنی انسانیت میں اسی کلمۃ اللہ کے تجسم کا احساس کیا جو جامع جمیع صفات باری ہے۔ نہ ذات باری کے تجسم کا احساس کیا کیونکہ بشریت کے لئے ذات باری کا علم باعتبار ذات باری کے ممتنع ہے۔ (اس وقت میرے ذہن میں اجمال کے یہ دو مقام تھے جنکا ذکر نہیں کیا گیا۔ خدا کو کبھی کسی نے دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے۔ اس نے اظہار کیا۔ وہ اندیکھے خدا کی صورت اور اس کی ماہیت کا نقش ہے۔) پر چونکہ کلمۃ اللہ ذات باری کا عین ہے۔ اس وجہ سے یسوع مسیح نے کلمۃ اللہ کے علم و ادراک سے ذات باری کا ادراک کرکے فرمایا کہ "میں اور باپ ایک ہیں"۔ پس کلمۃ اللہ کا تجسم کلمۃ اللہ اور ذات باری کے امتیاز کو نہیں مٹاتا بلکہ واضح کرتا ہے۔

اعتراض کیا گیا کہ اس بیان کے موافق بنی نوع انسان میں اور یسوع میں کوئی فرق قائم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم بھی ذات باری کا ادراک صفات باری سے کرسکتے ہیں اور مجسم کلمۃ اللہ ہوسکتے ہیں۔

جواب میں عرض کیگئی کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ صفات باری سے ہم ذات باری کا ادراک کرکے مجسم کلمۃ اللہ ہوسکتے ہیں یا نہیں ہوسکتے۔ مگر ہم تو یہ کہتے ہیں کہ صفحۂ تاریخ پر آجتک ہمیں صرف ایک ہی مجسم کلمۃ اللہ کا علم ہے اور وہ یسوع مسیح ہے۔ اور اگر آج سے ہم کلمۃ اللہ مجسم ہوجائیں تو ہم اپنے پیر یسوع مسیح کی پیروی کرکے ہونگے اور پیر میں پیرو کی ہستی جداگانہ تسلیم نہیں کی جاسکتی لہٰذا یسوع مسیح کی پیروی کرکے اگر کوئی کلمۃ اللہ مجسم بننے کا احساس بھی کرے تو اس کا احساس یسوع مسیح کے احساس و ادراک کے سوا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا وہ مسیح کلمۃ اللہ کے مقابل نہیں آسکتا۔ کیونکہ مسیح مجسم کلمۃ اللہ پیر ہے۔ اور دوسرا پیرو ہے پیرو کی پیر پر فضیلت و بہتری نہیں بلکہ مساوات بھی نہیں۔ پس اصل بات یہ ہے کہ یسوع مسیح مجسم کلمۃ اللہ ہے۔ اس کی تردید کرکے عقل و نقل سے دکھائیں جو اب کے

کلمۃ اللہ مجسم نہیں اُن کے مجسم کلمۃ اللہ ہونے کے امکان کو میرے روبرو نہ لائیں۔

اس پر میں نے معترض کو یاد دلایا کہ چونکہ آپ میرے جواب پر کوئی نیا اعتراض نہیں اُٹھاتے۔ بلکہ ایسا کلام کرتے ہیں جس سے مغالطہ پیدا ہوتا ہے اور مجھے بار بار اپنے جواب کا اعادہ کرنا پڑتا ہے آپ فرمایئے کہ آپ کا اپنا اعتقاد کیا ہے؟۔

آپ نے فرمایا کہ آپکو میرے اعتقاد سے کیا سروکار خواہ میں ہندو خواہ مسلمان خواہ ریشنلسٹ خواہ دہریہ ہوں آپ میری تسلی فرمائیں۔ یہ کہکر آپ یوحنا کی انجیل کی پہلی آیت کی طرف رجوع ہوئے اور اپنے مفید مطلب معانی کرکے پھر اعتراض اُٹھانے میں ساعی ہوئے۔

مگر میں نے کہا کہ کسی کو کسی دوسرے کے اصول یا اپنی تفہیم کو سند ٹھہرا کر اعتراض کرنے کا حق نہیں آپ انجیل کی کسی آیت کی اپنے مطلب کے موافق تشریح کرکے اعتراض نہیں کرسکتے۔ اور نہ یہ جائز ہے کیا یہ جائز ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ پڑھکر میں آپ سے کہوں کہ قرآن میں نماز کی ممانعت آئی ہے۔ یا کیا جائز ہے کہ آپ اور میں ہندو صاحبان کے وید کے کسی مقام کے معانی اپنے مطلب کے موافق کرکے اس پر اعتراض اُٹھادیں۔ اگر ایسا کیا جائے تو یہ تمام مذاہب پر ظلم روا رکھنا ہے پس اس تقریر کے موافق آپ میرے اس عقیدے پر اور اُس کی تشریح جو میں نے بیان کیا ہے کوئی اعتراض اُٹھائیں۔ آپ کو یہ حق حاصل نہیں کہ اب بائبل کی کسی آیت کو پیش کرکے اپنے مطلب کے موافق تشریح کرکے حقیقت زیر فلک کو چھپانے کی کوشش کریں۔

اس پر وقت مقررہ ہوچکا تھا میں نے سائل سے سوال طلب کیا آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس کوئی ایسا سوال نہیں جو آپ کو آنے والے سنیچر کے لئے دیا جائے۔ سنیچر کے روز دیکھا جائے گا۔ اور ہم خوشی خوشی ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔

میں نے دو دن کے مکالمہ کا خلاصہ و لب لباب فائدہ عام کے لئے خاصکر اپنے دوستوں کی آگاہی کے لئے کہ وہ پھر اس پر غور فرمائیں نورافشاں میں دے دیا ہے۔ امید ہے کہ میرے مخاطب دوست اس سے خوش ہونگے۔ (باقی آئندہ)

غلام مسیح

عصمت حضرت مسیح

دامن میں میرے داغ گنہ ہے تو کیا عجب
عصمت پہ تیری میرے مسیح ہیں گواہ سب
برتر ہے تو جہان سے جان جہاں ہے تو۔
اب آگئی زبان پہ جارح سُنا دے سب

یہ ممکن نہیں ہے کہ بحالت عقل خداداد اور راستبازی طبع اور حضرت مسیح علیہ السلام کی عصمت اور بے گناہی پر شش دانگ عالم میں کوئی فرد بشر کسی دوسرے پیرایہ سے زبان کھولے۔ اسلامی دنیا اپنے عقیدہ کے موافق کسی نبی کو بھی غیر معصوم نہیں مانتے مگر آپ کو برابر اہل اسلام اور کتب اسلام کیا قرآن کریم اور کیا حدیث شریف سب ترجیح دیتے ہیں اور اسی طرح انجیل شریف سے بالتوضیح ثابت ہے کہ جناب ممدوح کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔

ہر چند کہ اس سے سب واقف ہیں کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ سے کیا مطلب اور مراد ہے مگر تاہم اس جگہ بصاف طور سے حقیقت کا پردہ اُٹھا کر دکھا دینا اہل بیان کا فرض ہے۔

کلمہ اُس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کی زبان سے نکلے اور روح مُتنازعہ علیہ کا ذاتی جوہر ہے اور یہ دونوں بالذات کسی طرح غیر متعلق ثابت نہیں ہو سکتی اور جب ایسا نہیں ہو سکتا تو کلمہ اور روح اور ذات میں کوئی تفریق واقعہ نہیں ہوتی۔ فرض کرو کہ کوئی بذات خود اور جو اُس کے منہ سے نکلتا ہے۔ بغیر کسی محسوسات طبعی یا غیر طبعی جدا ثابت کرے تو صریح ناممکن ہوگا۔ اور حرکت متعلق ایک کرشمہ افزائش تجلی سے ہے۔ اور اُس کو اس سے بجز وکم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح کہ ہر خیالات مفروضہ کو کسی تعویض کے دایرہ میں نہیں لا سکتے۔ اور کسی روشنی کو مٹھی میں نہیں پکڑ سکتے۔ اسی طرح کلمہ اور روح کو کوئی خیال حقیقت سے جدا نہیں کر سکتا تو ان صورتوں میں ضرور ہم خیال کرینگے کہ وہ فرشتہ ہے۔ مگر بنظر تعمق یا کچھ تھوڑے غور سے بھی دیکھتے ہیں تو معاً یہ وسوسہ ہمارے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کہ بحالت تحریک کرشمہ روح اللہ کلمہ کا مجسم ہونا پیدائش فرشتگان کا علانیہ نقیض ہے۔ اور اس پر فرق عنصری اتفاق کا مباین تو سمجھ گیا ہم کو آپ کے مراتب اور آپ کی عصمت کی بابت صرف اس پر کفایت کرنی چاہیے کہ (آپ کی صفت میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے) تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک علیحدہ مخلوق میں سے ہے کہ جو فرشتوں سے جدا اور انسان سے علیحدہ ہے پھر مجسم ہونا کس سے نسبت ہوگی۔ مگر یہ اچھی

طرح سب صفائی کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ وہ فرشتہ اس لئے نہیں ہے کہ ملائک عرش پر نہیں جا سکتے۔ مگر وہ عرش پر موجود ہے تو بھلا علاوہ فرشتوں سے برتر ہے۔ اور عرش پر موجود ہونا بوجوہ قرین قیاس ہے۔ کہ اس کا رفع خدا کی طرف سے ہوا ہے۔ اور خدا عرش پر ہے۔ اور انسان سے افضل اور فوق الانسان ہے۔ یا کوئی جدا مخلوق ہے کہ جس کی پیدائش میں نیچر کی دائمی قانون کو لغزش واقعہ ہوئی بلکہ غیر کارآمد رہا اور ایسا کسی دوسرے کے واسطے نہ ہوا۔

نظر بامور بالا اس معیار سے بھی عصمت حضرت مسیح علیہ السلام منفرد ثابت ہوتی ہے ہرچند کہ اول میں حضرت آدم کے سوا یہ مذاق کسی کو حاصل نہ تھا۔ مگر کچھ آگے چل کر وہ اُن کو خطا سے بچانے کا ذمہ دار نہ ہوا۔ اور بعد ان کی صلبی اولاد خطا آدم کے حکم میں داخل اور شامل ہو گئے تو اندریں صورت حضرت مسیح علیہ السلام کو تنہا ترجیح کا موقعہ باقی رہتا ہے۔

اب اس دوسری صورت پر غور کیجئے کہ سوا آپ کے یوم ولادت سے کسی پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ نفخ روح ہو کر بطن مادر میں تشریف لانا اور کلمۃ اللہ ہو کر ظہور فرمانا۔ قانون نیچر کے خلاف آپ کا پیدا ہونا۔ پیدائش کے ساتھ ہی آپ کا اظہار نبوت فرمانا (کہ میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی اور مجھ کو نبی کیا) اور اس وقت کے معجزات کرنے کہ جن سے ثابت ہے کہ آپ مادرزاد نبی ہیں اور اسی طرح ابتدا سے آپ کی والدہ مکرمہ کا خدا کی پناہ اور حمایت میں رہنا یعنی حضرت معصومہ آپ کی والدہ کا بچپن سے خدا کے گھر میں ایک صالح نبی حضرت ذکریاہ کی نگرانی میں پرورش پایا اور علاوہ ازیں عدم اقرار "ذنوب و استغفار اس کا منافی ہے اور ہمیشہ روح القدس اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آپ کے ساتھ رہنا کہ جو ایسا اور کسی کے ساتھ نہیں ہوا۔

- اس تمام سے حضرت مسیح علیہ السلام کی عصمت کی خصوصیت فی البداہت ثابت ہو کر یہ نتیجہ بامور مستظہرہ بالا پیدا ہونے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہتا کہ آپ کی عصمت کو جمیع انبیاء علیہ السلام کی عصمت پر بوجوہات ترجیح نہ ہووے اور نفخ روح سے فوق الفطرت یعنی بطور معجزانہ آپ کی پیدائش اور مادرزاد نبی ہونا اور آپ کو شیطان کا مس نہ کرنا اور وغیرہ وغیرہ صورتیں آپ کی عصمت کو بخوبی ظاہر کر رہی ہیں (علاوہ اس کے صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم صوفی علیہ الرحمتہ کا قول ہے شیخ موصوف نے اپنے بیان میں حد کر دی وہ کہتے ہیں کہ ایک معنی کے رو سے تثلیث[عہ] حق ہے حضرت عیسے علیہ السلام اپنے مراتب میں وحید العصر ہیں بلکہ یہ فرمایا کہ مسیح علیہ اللہ خدا کی مخلوق نہیں ہے نور الحق صفحہ ۴۹)

اگر اس طرح پر بھی کچھ تامل ہے تو یوں خیال فرمائیے کہ جب انسان اکثر ایسے وسیع ممالک اور سلطنت سے جس سے خوش ہوتا ہے یا جس کو چاہتا ہے۔ چاہے جس قدر ملک اور دولت دیکر اُس کو امرا و بادشاہ بنا دیتا ہے۔ چہ جائیکہ خدا تعالیٰ جس کو ہر طرح کی قدرت اور ہمت ہے۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو یہ اقتدار بخشا کہ جو اُس کی گرامی شان سے کچھ بعید نہیں ہے تو کس میں کسی حاسد کے باپ کا کیا۔

صوفی عبد الکریم علیہ الرحمتہ نے اپنے استغراق اور عرفان میں ایک ایسے فوق الانسان کے وجود باجود کا مشاہدہ کیا اور اُن کو ایسے روحانی اوج پر دیکھا جہاں دوسرا نہیں جا سکتا۔ اور جہاں مناظرہ اور مکابرہ برائے خود گم ہے اور اس جگہ پر سوا خالق دوجہاں کے اُس سے بالاتر کوئی نظر نہ آیا تو جو حقیقت وہاں کی ظاہر ہوئی وہ سچائی کے ساتھ بیان کر دی اور اُس کو صاف صاف کہہ دیا۔

اے عزیزو جو اچھے آدمی ہیں اور خدا کے بندے ہیں اُن کو اپنے مخالف سے بھی ضد نہیں ہوتی اور اُس کے لئے بھی جھوٹ بولنے یا سچ کو چھپانیکا پیرایہ نہیں اختیار کرتے اور ہمیشہ خدا کی کہتے ہیں۔ اور جو ضدی اور ہیٹ یال ہیں اور اسی شکم پروری پر مستعد ہو بیٹھے ہیں۔ وہ اپنی شکم پروری اور اپنی بہبودی کے آگے خدا کے بندوں کی جان جانے کی بھی پرواہ نہیں کرتے جس طرح کہ لوگوں نے نبیوں کو قتل کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر کھینچا اور انجام یہ اُن کو میسر آیا کہ دنیا میں ذلت کا غم اور آخرت میں عذاب جہنم۔

راقم

جارج اشرف (دتیر کوٹی)

از رُڑکی ضلع سہارنپور

عہ ۱ تثلیث حق ہے یعنی ایک معنی کی رو سے تثلیث پر ہیچ واقع نہیں ہوتی۔

رسید زر ۱۹۱۴ء

مسٹر این آرچانڈلس ۸ر عه
بابو لکھی رام ڈھلوان ۸ر عاجه
پادری ایس آئی مسیح ۸ر عاجه
" اے۔ ای۔ ڈوے ۸ر عاجه
مسٹر ایس جی شرف کوئٹہ ۸ر عه
مسٹر جان رابٹ مدھان ۸ر عاجه
پادری اے جے ڈین ۱۵ر عه
" آسا نند رائے ۱۱ر عه
" یو۔ ایس۔ جی جونس واسطے برکت مسیح
سنت لال۔ اندریاس دخو۔ } عـ
پادری ڈی۔ ولسن بھجوئی ۸ر عاجه
" جے۔ ٹی ٹیلر مئو ۱۵ر عه
" ایم۔ ایل ہیرس گونڈہ ۱۵ر عه
مسٹر اے کے دانیل ۱۵ر عه
مسٹر جے بی الیگزینڈر جبلپور ۸ر عاجه
مسٹر ایس۔ ای الیگزینڈر میرٹھ ۱۱ر عاجه
پادری ڈبلیو اے۔ ارپ کانگڑہ ۳۰ کاپی ۸ر معه
ایڈیٹر اہلحدیث ۴ر عه
مسٹر جے سیو ایل ڈیری فارم ۱۵ر عه
مسٹر اے اے لائینڈ ۱۵ر عه
مسٹر این این ہھنین ۸ر عاجه
مس اے۔ ایل کوڈیل ۸ر عاجه
بابو حاکم خاں حافظ آباد ۸ر عاجه
مسٹر ایل ٹی۔ وانیل ۱۴ر عه
بابو ٹیکا سنگھ واسطے آر کے سید علی ٹرینیڈاڈ ے
پنڈت راج ناتھ کول ۱۱ر عه
مسٹر بھوانی سرن لوٹیکا جی ۴ر ے
مسٹر جی بی ٹسکر ۸ر عه
پادری کنتھ ول ۸ر عه

منادی شہر میں کر دو

دی ھنی ہوس چمبہ سٹیٹ سے براہ راست ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرمائیں۔

خالص تازہ صاف شہد فی ٹن دو پونڈ عہ ایک پونڈ ٹن ۸ر

خالص صاف سلاجیت شرطیہ فی ڈبی دو تولہ ۸ر

خالص چربی ریچھ جو ہر ایک درد کو مشفی ہے فی ڈبیہ چھٹانک ۴ر پونڈ ٹن للعہ

خالص چربی چیتا تازی شیر فی چھٹانک ٹن ۲ر پونڈ ہے روپیہ

نیافہ ریچھ جو نامردی اور سستی کی بیماری میں کام آتا ہے۔ سالم نافہ ۳ روپیہ

پتا ریچھ فی تولہ عہ

بانگی پہاڑ کا زیرہ سیاہ نہایت خوشبو دار فی پونڈ ۱۲ر

گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ

لیپ چشم اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند جالا دور ہوتا ہے جو بوٹیوں کے رس سے تیار کیا گیا ہوا ہے۔ فی ڈبی ۴ر

خالص تازہ رسونت فی ڈبی یک چھٹانک ۴ر

بروقت آرڈر اخبار کا حوالہ دیویں۔

خرچہ بذمہ خریدار

المشتہر

دی منیجر ھنی ہوس چمبہ سٹیٹ براستہ ڈلہوزی۔ پنجاب

تار کا پتہ :- ہمالین چمبہ۔

۶/۲۷

اصلی پیپرمنٹ کا تیل

پیپرمنٹ کا درد۔ بدہضمی اور ریاح کے فساد میں ایک بہت مشہور دوا ہے۔ یہ پیپرمنٹ امریکہ سے منگوایا جاتا ہے ولائتی پیپرمنٹ سے یہ کہیں بڑھ کر بہتر اور مفید ہے۔ اسی پیپرمنٹ میں تارپین کا تیل ملا ایک کی تین شیشی بنا کر لوگ بازار میں چار آنہ و چھ آنہ شیشی بیچتے ہیں قیمت آدھا اونس شیشی ۱۰ر محصولڈاک و پیکنگ ایک سے چار تک ۵ر ادویات ہر جگہ دوکانداروں اور دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں۔ ورنہ کارخانہ سے طلب کیجیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

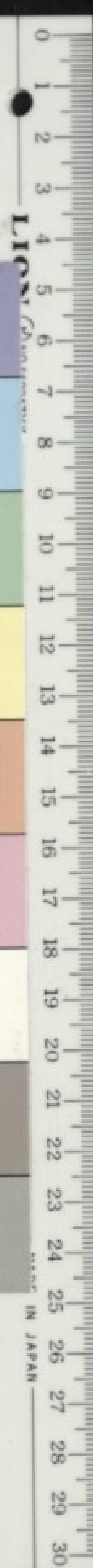
ضرورت

۳/۳

سردار بلونت سنگھ استری سہاگ کنیا دیالہ کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے جو مڈل سکول کی جماعتوں کو انگریزی پڑھا سکے تنخواہ حسب لیاقت دیجاوے گی۔ درخواستیں مفصلہ ذیل پتہ پر آویں۔

سکرٹری
سردار بلونت سنگھ استری سہاگ دیالہ
گوجرانوالہ

نئی کتابیں



ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ لے آئمیٹ صاحب - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ - یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ - عوام کے پڑھنے کیلیئے پُر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۸؍ رو ۶؍ رو ۹؍ +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کیبی سل ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگیس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲؍ +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو مینٹگی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی - قیمت ۸؍ - ۸؍ - اور ۱۲؍ یہہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِس کا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۸؍ - ۸؍ - ۱۲؍ رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جائیگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے - یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹرینگ اسکولوں میں ٹکیسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے - ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد - فارسی اُردو ۶؍ +

وائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸؍ - فارسی اُردو ۸؍ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اِسلیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس غرض سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸؍ - یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ملتھ ہے - بسعید غلام حیدر خان پنشنر اوورسیر اسٹنٹ بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ - (۲) کیوں ہم بجائی بنیں - (۳) ہم بجائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اُسے کس طرح استعمال کریں - (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے - (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراک کی بناوٹ - (۱۳) قسم قسم کے کھانے - (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) تھکے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کائی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۸؍ +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .. .. ۲؍
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. ۲؍۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک بعد .. ۳؍
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک .. .. .. ۳؍۵

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ر	صر	ہلے
چوتھائی کالم	صہ ر	ہلے	للعہ ۱۲
نصف کالم	ہلے	للعہ ۱۳	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	عہ ۶۰	ما ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صرما ہوار
اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار " " "
اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار " " "

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی - میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا - کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ما عہ تک
قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور مین اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۴۷ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ پہلا پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے - اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم ۵۰ ہزار تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفے کی پالیسیاں - نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت مینجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ اپر مال - لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے - یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے پچھلے نمبر مفت نمبر دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی پرونز چھپا +

